بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر: دوشن دین تنویر

یوم ۱۔ اتوار

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۹ صفر ۱۳۹۰ھ ۔ ۲۶ شہادت ۱۳۴۹ھ ۔ ۲۶ اپریل ۱۹۷۰ء | نمبر ۹۵

گھانا میں حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کماسی سے ٹیچیمان نامی شہر میں تشریف آوری

شہر کے قریب دو میل لمبے راستہ پر ہزاروں افراد کی طرف سے نہایت پرجوش اور والہانہ استقبال

حضور نے نو تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح فرمانے کے علاوہ مشن ہاؤس کی عمارت کا سنگِ بنیاد نصب فرمایا

کماسی میں استقبالیہ تقریب کا انعقاد۔ وآنامی دور دراز مقام سے تین صد احباب کی دیوانہ وار آمد

کماسی (گھانا) ۲۳ اپریل بذریعہ کیبل گرام اشانٹی ریجن (گھانا) کے صدر مقام کماسی سے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اپنے کیبل مرسلہ ۲۳ اپریل کے ذریعہ مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۲ اپریل بروز بدھ بوقت صبح کماسی سے بذریعہ موٹر کار ٹیچیمان تشریف لے گئے۔ ٹیچیمان کا شہر کماسی سے جانب شمال ۷۴ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مخلص اور مضبوط جماعت قائم ہے۔ مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب وہاں بطور ریجنل مشنری خدمات بجا لا رہے ہیں اور تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دینے میں مصروف ہیں۔ مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب کئی سال ربوہ میں مقیم رہ کر علمِ دین حاصل کرتے رہے ہیں اور جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد سے آپ نے اپنی زندگی اپنے ہموطنوں کو اسلام کا حلقہ بگوش بنانے کے لئے وقف کر رکھی ہے۔

حضور ایدہ اللہ ۲۲ اپریل کو جب مع اہلِ قافلہ موٹر کاروں کے ذریعہ ٹیچیمان پہنچے تو شہر کے قریب دو میل لمبے راستہ پر ہزاروں افراد نے حضور کا نہایت پرجوش اور والہانہ استقبال کیا۔ استقبال کرنیوالوں میں جماعتِ احمدیہ ٹیچیمان کے مخلص و فدائی احباب کے علاوہ قبائل کے سردار یعنی چیفس اور پیراماؤنٹ چیفس، معززینِ شہر اور دیگر مقامی باشندے شامل تھے۔ عیسائی کلیسیا کے بعض سربرآوردہ افراد بھی آئے ہوئے تھے وہ اُس جماعت کے امام کو دیکھنے کے متمنی تھے جس نے اپنی مجاہدانہ تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجہ میں عیسائیت کے بالمقابل مغربی افریقہ میں اسلام کے غالب آنے کی راہ ہموار کر دکھائی ہے۔

ٹیچیمان میں حضور ایدہ اللہ نے جماعت کی نو تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح فرمایا اور اپنے دستِ مبارک سے ایک نئی تعمیر کی جانے والی عمارت کا سنگِ بنیاد نصب فرمایا جو مکمل ہونے پر مشن ہاؤس وغیرہ کے طور پر کام آئے گی۔ حضور نے اِس موقع پر حاضرین سے خطاب فرما کر انہیں زرّیں ارشادات سے نوازا۔ حضور کے خطاب کا ترجمہ وہاں کی چار مقامی زبانوں میں ساتھ کے ساتھ سنایا گیا۔

وہاں کی مقامی لجنہ اماء اللہ کے زیرِ اہتمام احمدی خواتین نے حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترمہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو کمال ذوق و شوق کے عالم میں بڑی گرمجوشی کے ساتھ خوش آمدید کہا اور اپنے جذباتِ محبت و عقیدت کا اظہار کر کے حضرت سیدہ مدظلہا کا بہت پُرخلوص و پُرتپاک خیر مقدم کیا۔

اُسی روز شام کو حضور ۵ بجکر ۳۰ منٹ پر ٹیچیمان سے کماسی واپس تشریف لے آئے۔ واپس آ کر حضور نے اُس استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمائی جو جماعتِ احمدیہ کماسی کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں بہت وسیع پیمانہ پر منعقد کی گئی تھی۔ اِس تقریب میں بھی احبابِ جماعت کے علاوہ چیفس، پیراماؤنٹ چیفس، اعلیٰ حکام و افسران اور دیگر معززین بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

بعد ازاں حضور نے وآنامی مقام کے تین صد مخلص و فدائی احباب کو شرفِ ملاقات بخشا۔ وآنامی شہر کماسی سے قریباً پونے تین صد میل کے فاصلہ پر جانبِ شمال واقع ہے۔ وہاں کی جماعت جو کئی ہزار افراد پر مشتمل ہے نہایت درجہ مخلص و فدائی اور احکامِ شریعت پر پورے عزم و تعہد کے ساتھ عمل کرنے والی جماعت ہے۔ اس جماعت کے تین صد احباب ذوق و شوق اور ولولۂ عشق سے سرشار ہو کر اپنے جان و دل سے عزیز آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے پونے تین سو میل کے فاصلہ سے دیوانہ وار کھنچے چلے آئے تھے۔ وہ آئے اور والہانہ انداز میں یک زبان ہو کر عربی قصیدہ خوش الحانی سے پڑھتے ہوئے آئے اس طرح انہوں نے خلافت کے ساتھ اپنی دلی وابستگی اور حضور ایدہ اللہ کے ساتھ اپنی محبت و عقیدت کا مسحور کن اظہار کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ کی خدمتِ اقدس میں باریابی کا شرف حاصل کیا۔ حضور نے انہیں شرفِ مصافحہ عطا فرمایا اور عربی زبان میں ان سے خطاب فرمایا۔ وہ حضور ایدہ اللہ کی زیارت اور بیش قیمت ارشادات سے مستفیض ہو کر بے حد مسرور ہوئے اور اپنی اِس خوش بختی پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجا لائے۔

حضور مسلسل سفر، کثرتِ کار اور بے انتہا مصروفیت کی وجہ سے جسمانی طور پر تھکان محسوس فرماتے ہیں۔ بایں ہمہ اپنے افریقی بھائیوں اور خدام سے مل کر بے حد مسرور ہیں۔ حضور نے جماعت کے نام محبت بھرے سلام کا تحفہ ارسال فرمایا ہے۔

حضور ۲۳ اپریل بروز جمعرات کماسی سے اکرا واپس تشریف لے جا رہے ہیں۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ شہادت۔ کل مسجد مبارک میں نمازِ جمعہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے پڑھائی نماز سے قبل خطبۂ جمعہ میں آپ نے سورہ آلِ عمران کی آیت يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کی تفسیر بیان کر کے قرآنِ مجید، احادیثِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں تقوےٰ کے معنے اس کا مفہوم اس کی شرائط نیز اس کی عظیم الشان برکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ تمام چھوٹے اور بڑے گناہوں سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اختیار کرنے کا نام تقوےٰ ہے۔ عند اللہ اور عند الناس وہی معزز اور تکریم کے لائق ہے جو متقی ہو۔ خدا تعالیٰ متقی کا دوست اور ولی ہوتا ہے اور اسے ایسے طور پر رزق پہنچاتا ہے کہ انسان اس کا گمان بھی نہیں کر سکتا نیز متقی کی دعائیں قبولیت کا شرف پاتی ہیں۔ آپ نے (باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد مبشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۶ شہادت ۱۳۴۹ ہش

ذِکْرٌ لِّلْعَالَمِیْن

کسی دوسری جگہ ہم خبرنامہ اقوامِ متحدہ جاری کردہ مرکز اطلاعات اقوام متحدہ کے شمارہ مورخہ ۱۶/۴ سے ایک فیچر بعنوان "بین الاقوامی تراجم کی نئی فہرست" شائع کر رہے ہیں۔ اس فیچر میں ۶۶ ملکوں میں ۹-۳۶۸ ترجموں کی تفصیل دی گئی ہے۔

اصل فہرست تو ہمارے سامنے نہیں ہے لیکن اس فیچر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کوئی ایسی کتاب یا پمفلٹ نہیں ہے جو کسی اسلامی ملک میں کسی مسلمان نے لکھی ہو۔

اِس تعلق میں ہمیں اس امر کا افسوس ہے کہ جہاں بائیبل کے ۱۸۷ تراجم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہاں قرآنِ کریم کے تراجم کا قطعاً کوئی ذکر موجود نہیں۔ یہ کوتاہی فہرست کے ایڈیٹروں پر عائد نہیں ہوتی ہے افسوس اِس امر کا ہے کہ قرآنِ کریم کا دعویٰ ہے کہ ذکرٌ للعالمین ہے یعنی تمام اقوامِ عالم کے لئے نصیحت ہے۔ افسوس اس کا ہے کہ ہم مسلمانوں نے اس تعلق میں اپنی ذمہ داری کہاں تک نباہی ہے۔ اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ ذمہ داری مسلمانوں کی نہیں ہے کہ وہ قرآنِ کریم کو دُنیا کی تمام زبانوں میں ترجمہ کریں اور دنیا کا کوئی بشر ایسا نہ رہے جس تک اللہ تعالےٰ کا کلام نہ پہنچا ہو۔ آج جبکہ خدا تعالےٰ کا کلام ہر قوم اور ہر گاؤں میں پہنچانے کے لئے سہولتیں موجود ہیں یہ امر اَور بھی افسوسناک ہو جاتا ہے کہ مسلمانوں نے ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا اور یہ صرف ایسی صورت ہی میں ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں کے سپرد اللہ تعالےٰ نے یہ نعمت کی ہے وہ زندہ نہیں بلکہ مُردے ہیں۔

یہ ایک عجیب بات ہے کہ ایک مدت تک مسلمان قرآنِ کریم کا ترجمہ دوسری زبان میں کرنے کے مخالف رہے۔ چنانچہ جب فارسی اور اُردو کے تراجم شائع ہوئے تو ان کے خلاف ہر طرف سے آوازیں اُٹھیں۔ تاہم خدا خدا کر کے اب یہ ذہنیت تبدیل ہو چکی ہے۔ اور سچّی بات یہ ہے کہ اس ذہنیت کو بھی غیروں نے ہی تبدیل کیا ہے۔ چنانچہ انگریزوں، فرانسیسیوں اور جرمنوں نے سب سے پہلے قرآنِ کریم کے تراجم اپنی اپنی زبانوں میں کئے۔ اس کو دیکھ کر کہ بعض غیر مسلموں کے تراجم میں غلطیاں ہیں۔ مسلمانوں نے بھی انگریزی زبان میں کئی تراجم شائع کئے ہیں مگر ان کی تعداد اتنی کم ہے کہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ جماعتِ احمدیہ کو یہ توفیق ملی ہے کہ اس نے نہ صرف انگریزی۔ ڈچ وغیرہ یورپ کی زبانوں میں تراجم شائع کئے ہیں بلکہ افریقہ کی کئی زبانوں میں تراجم کئے ہیں یا تراجم کرنے شروع کر رکھے ہیں۔

اس کے باوجود قرآن کریم کی جس قدر اشاعت تمام دنیا میں ہونی چاہیئے تھی وہ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے۔ اگر ہمارے اہلِ علم حضرات سیاست کاری میں اپنا قیمتی وقت صرف کرنے کی بجائے اس طرف توجہ دیں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں کے پاس خدا کے فضل سے تیل کی صورت ہی میں اتنی دولت ہے کہ اگر اس دولت کا ۱/۱۰ حصہ بھی قرآنِ کریم کی اشاعت میں صرف کیا جائے تو چند ہی سالوں میں خدا تعالیٰ کا یہ کلام ساری دنیا کے کانوں تک پہنچ سکتا ہے اور حقیقت میں ذکرٌ للعلمین بن سکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ کی پیشگوئی ہے۔

پیامِ نوبہار!

تجھ کو اگر ترا نصیب لمحۂ نوبہار دے
جیبِ قبا کو چاک کر بندِ قبا اُتار دے

جھوم سرورِ عشق سے لالہ و گُل میں رقص کر
لالہ سے حرفِ راز کہہ گُل کو پیامِ یار دے

پیرِ مغاں کے ہاتھ سے تجھ کو ملا ہے جو ایاغ
بزمِ بہار میں اُسے گردشِ بار بار دے

کھول قفس کے بند دَر موجِ بہار کے لئے
طائرکِ اسیر کو زمزمۂ بہار دے

دشت کے ذرّے ذرّے میں دل کا لہو نچوڑ کر
دشت کی خاکِ مُردہ کو حُسنِ شگوفہ زار دے

کیف نہیں حیات میں، بربطِ غم کے تار چھیڑ
عالمِ سرد مہر کو درد بھرا کنار دے

تیرا زمانہ ہے تہی رُوح کے واردات سے
دِل کو سرورِ سوز دے آنکھ کو انتظار دے

بے غمی دِل کی بے حسی، بے حسی زندگی نہیں
مستِ طرب شباب کو جان و دلِ فگار دے

آدمی آدمی سے ہے آج نفور و بدگماں
نوعِ بشر کو، ہم نشیں! اپنی نظر کا پیار دے

خاک بسر ہے زندگی، چوم جبینِ آدمی
پاس بُلا کے تُو اُسے عافیتِ کنار دے

دُشمنِ پُر جفا کا دل لُطف و کرم سے جیت لے
دیدۂ خشمناک میں سُرمۂ بے غبار دے

تجھ کو اگر ہے آرزو تیرے کنار میں ہوں پھول
دستِ شگوفہ چیں کو تُو لذّتِ نوکِ خار دے

تیرے سرور و سوز پر پیرِ مغاں کی ہے نگاہ
اُس کی نگہ کے سائے میں عمرِ رواں گزار دے

(سعید احمد اعجاز)

ے یعنی احمدیت

قسط ہفتم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

آجے بواؤڈے (نائیجیریا) میں تشریف آوری احباب جماعت کیطرف سے والہانہ خیر مقدم

ایک عظیم الشان مسجد کا افتتاح اور احباب سے بصیرت افروز خطاب

محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے اپنے خط محررہ ۱۱/۱۲ اپریل ۱۹۷۰ء میں جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے نام موصول ہوا ہے رقمطراز ہیں:۔

۱۲ اپریل ۱۹۷۰ء۔

شام کو جسٹس بقری کی طرف سے کھانے کی دعوت تھی۔ یہ ایس او بقری صاحب کے صاحبزادے ہیں اور نائیجیریا ہائی کورٹ کے جج ہیں۔ حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ انہیں چیف جسٹس کے عہدے پر فائز فرمائے۔ دعوت میں شمولیت کرنے والوں میں مندرجہ ذیل نام قابل ذکر ہیں۔ ڈاکٹر ایم۔ ایس قریشی، پاکستان ہائی کمشنر۔ جسٹس ڈوسومو Dosumu الحاج ڈاکٹر ایف سلاڈو S. Sadoun Treasurer نائیجیرین میڈیکل کاؤنسل ماکم۔ ایم۔ ایم حبیب اور زیڈ لوایاکس سکرٹری گورنمنٹ۔ جماعت کے پریذیڈنٹ اور دیگر عہدہ دار۔ جسٹس بقری Bakare کے والد صاحب S.O. Bakare کی ۷۵ سال عمر ہے۔ اور احمدیہ جماعت نائیجیریا کے پریذیڈنٹ ہیں۔ جسٹس بقری کے علاوہ ان کے اور بھی بہت سے بچے ہیں۔ ان کے ننھے بچوں کو حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ ایک ننھے منے بچے کو حضور نے اٹھا کر سینے سے لگا لیا۔ اور اس سے پیار کیا۔ کھانے کے بعد ۳ بجے شام Ajegunle آجے بواؤڈے بذریعہ کار تشریف لے گئے۔ یہ جگہ لیگوس سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ایک نہایت شاندار مسجد اور مشن ہاؤس یہاں بنایا گیا ہے۔ دور دراز کے علاقہ کے نواح میں ایک مضبوط جماعت قائم ہے۔ مسجد کا عظیم الشان مینار دور سے نظر آتا ہے۔ یہ جگہ قریب الاختتام ہے۔ خرچ کا اندازہ ۳۰ ہزار پاؤنڈ ہے یعنی قریباً ۶ لاکھ روپیہ۔ جماعت کی صرف ایک مخلص بہن الحاجہ محترمہ فاطمہ علی نے مبلغ دس ہزار پاؤنڈ چندہ دیا۔ اسی طرح اسی جماعت کی ایک مخلص بہن الحاجہ لاگا Lagaa نے ایک پوری مسجد بطور عطیہ جماعت کو دی۔ جس پر تقریباً دس ہزار پاؤنڈ خرچ آیا۔ Ajegunle کی یہ شاندار مسجد شاہراہ کے عین کنارے پر واقع ہے

احباب جماعت شگامو حضور کے استقبال کے لئے گاڑیوں پر پہنچے ہوئے تھے۔ شگامو Ode سے ۲۰ میل کے فاصلے پر ہے۔ جس وقت حضور مسجد کے قریب پہنچے۔ تو بھائیوں اور بہنوں اور بچوں نے جس والہانہ انداز سے اور فرط محبت سے بے تاب ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ کاش اس کا کچھ اندازہ احباب جماعت کو ہو سکے۔ بلند آواز سے خوش الحانی کے ساتھ اھلاً و سھلاً و مرحباً بکو کا ترانہ پڑھا جا رہا تھا۔ فضا نعرہ تکبیر، اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ حضرت ناصر (ایدہ اللہ) زندہ باد کے نعروں سے بھر گئی اور دل و دماغ اخلاص و ایمان کی خوشبو سے معطر ہو گئے۔ اور روحیں گداز ہو کر تشکر اور حمد الٰہی کے لئے آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہو گئیں۔ کونسا چہرہ تھا جو اپنے پیارے آقا کی تشریف آوری پر خوشی سے پھول کی طرح کھلا ہوا نہ تھا۔ اس تقریب میں شمولیت ایک روحانی تجربہ تھا۔ ایک کیفیت تھی۔ جسے محسوس تو کیا جا سکتا ہے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ مختصراً یہ کہ جماعت حقہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا قافلہ منزل کی جانب جس سرعت سے رواں ہے۔ جہاں دیکھنے والے کے لئے وہ ازدیاد ایمان کا باعث ہے۔ وہاں ہمارے لئے فکر کی بات بھی ہے خدا جانتا ہے کہ پاکستان کی احمدی جماعتوں کے اخلاص اور فدائیت کے باوجود ہم لوگ نائیجیریا کے احمدیوں سے بہت پیچھے ہیں۔ اگر اخلاص اور ایمان میں ترقی کی یہی رفتار رہی۔ تو مرکز کی جماعتیں بہت پیچھے رہ جائیں گی۔ اور فاستبقوا الخیرات کی دوڑ میں یہ لوگ بہت آگے نکل جائیں گے یہاں کے مخلصین کے قلبی جذبات کا اندازہ کچھ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ ابادان جہاں مسجد کے علاوہ ایک مضبوط جماعت موجود ہے پروگرام میں تھا۔ لیکن موسم کی خرابی کے باعث پروگرام کا ایک دن ضائع ہونے کے باعث ابادان جانا مشکل نظر آتا تھا۔ وہاں کے مخلصین بہت پریشان تھے وہ چاہتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح حضور وہاں ضرور تشریف لے جائیں۔ گرمی کی وجہ سے حضور کی طبیعت پر بھی اثر تھا۔ اس لئے پروگرام میں سے ابادان کا Ibadan نکال دیا گیا۔ اس وقت ابادان کے احباب کی حالت دیکھی نہ جاتی تھی۔ دیوانوں کی طرح ادھر ادھر بھاگے پھرتے تھے۔ کہ ان کا محبوب آقا اب نائیجیریا میں آیا ہے۔ تو ابادان اس کے قدوم میمنت لزوم سے محروم نہ رہ جائے۔ خلیل محمود صاحب جو ابادان یونیورسٹی کے لائبریرین ہیں۔ ان کی حالت خصوصیت سے ناقابل بیان تھی۔ اور وہ اور ان کے ساتھی رقت کے ساتھ دعائیں کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کی جماعت کو حضور کے دیدار سے مشرف فرمائے۔

برادرم سلیم ناصر صاحب جو کو حضور پیار سے جونیئر کہہ کر مخاطب فرماتے ہیں۔ بتاتے ہیں کہ ۱۱/۱۲ اپریل کی درمیانی شب انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مسجد ہے جہاں لوگ جمع ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ مسجد کے ساتھ کا پلاٹ ناصر کو دے دیا جائے۔ پھر کہتے ہیں۔ ناصر کو دے دیا۔ پھر کہتے ہیں۔ ناصر کے حق میں فیصلہ ہو گیا۔ سلیم ناصر صاحب کہتے ہیں کہ جب ہم اجیبو اوڈے Ijebu Ode کی مسجد میں پہنچے تو بعینہٖ خواب والا نقشہ نظر آیا۔ پھر الحاجہ فاطمہ علی نے حضور سے عرض کی کہ مسجد کے ساتھ والا پلاٹ حضور کی خدمت میں پیش ہے۔ اس پر مدرسہ بنا دیا جائے۔

چائے کے بعد حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے نئی مسجد میں پڑھائیں اور پھر مسجد کے وسیع دالان میں جہاں شامیانے لگے ہوئے تھے۔ اور ہزار سے زائد عاملین علاقہ اور جماعت کے بھائی اور بہنیں تشریف فرما تھے تشریف لے گئے۔ پہلے حضور نے مسجد کے افتتاح کا یادگار پتھر نصب فرمایا۔ اور دعا فرمائی۔ اس کے ساتھ ہی ایک گائے کو صدقے کے طور پر ذبح کیا گیا۔ اس کے بعد حضور نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد انگریزی میں خطاب فرمایا جس کا ترجمہ محترم ظفر اللہ ایلی صاحب نے یوروبا زبان میں ساتھ ساتھ کیا۔

حضور نے فرمایا:۔

"میں آپ کے اور اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے توفیق دی کہ اپنے بھائیوں اور بہنوں کو جو یہاں رہتے ہیں۔ آ کر ملوں۔ میں تہ دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے یہ موقعہ پیدا کیا کہ آپ سے ملوں۔ آپ سے ملکر میرا دل خوشی کے جذبات سے لبریز ہے۔ ہم نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں سب برابر ہیں اور ہمیں موقعہ دیا کہ اس مساوات کو تسلیم کریں انسانوں کے عظیم گروہ میں سے صرف نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہی تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے چنا۔ کہ وہ اس کا پیغام لے کر آئیں۔ اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عظیم روحانی فرزند علیہ السلام کے ساتھ ہمارا رشتہ جوڑ دیا۔ ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہیں اور اس احسان اور فضل کی وجہ سے ہماری آنکھیں آنسو بہا بہا کر سرخ ہو چکی ہیں اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

آپ کا ملک عظیم ملک ہے جس کا عظیم مستقبل ہے آپ احمدیوں کا بھی عظیم مستقبل ہے آپ سے جو وعدے کئے گئے ہیں وہ پورے ہو کر رہیں گے آپ انتہائی کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکیں۔ آئیے ہم الحمد للہ رب العالمین کہیں۔ الحمد للہ رب العالمین کہیں۔ الحمد للہ رب العالمین کہیں۔ اور آئیے اس پر درود و سلام بھیجیں۔ جس نے کہا انما انا بشر مثلکم۔ آئیے ہم کہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ہمارے کندھوں پر عظیم ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ آئیے انسانوں کو محبت اور امن کے ساتھ اکٹھا کر دیں۔ تمام انسان ایک ہی بھائی ہیں۔ تمام انسان ہمارے خالق کے عاجز عبد ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں

کہ انسان زندہ رہے۔"

حضور کی یہ تقریر انگریزی میں ہوئی۔ جس کا ترجمہ مسٹر ظفر اللہ الیاس صاحب ساتھ ساتھ کرتے رہے۔ اور اجیبو اوڈے Ajibowo Ode کا ماحول نعرۂ تکبیر حمد اور درود کی خوشبو سے معطر ہو گیا۔ پنڈال میں حاضرین کی تعداد ۵ ہزار سے زائد تھی جن میں پانچ سو تو غیر از جماعت معززین شامل تھے۔ بعض مخلصین دور دور سے آئے ہوئے تھے۔ حاجی کوکو پانچ سو میل کے فاصلہ سے آئے ہوئے تھے۔ اور صبح دس بجے سے ہی اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ جگہ نہ چھن جائے۔ جناب ذکر اللہ آڈے ٹوز جو یوروبا قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور پراونس کے کنگ یعنی بادشاہ ہیں وہ بھی موجود تھے۔ ایبادان یونیورسٹی کے اساتذہ مغربی سٹیٹ کے کالجوں اور سکولوں کے اساتذہ۔ مسلمان تنظیموں کے نمائندگان۔ مسلم سکولوں کے سربراہوں کی کاونسل کے اراکین۔ احمدیہ مسلم کمیٹی آف نائیجیریا کے اراکین اپنی اپنی جگہ انواع و اقسام کے لمبے جبوں اور ٹوپیوں میں ملبوس تشریف فرما تھے۔ حضور کی خدمت میں درخواست کی گئی پراونس کے ادبے یعنی بادشاہ سے ملاقات فرماویں۔ تو حضور نے فرمایا کہ ان سے ہی نہیں بلکہ حاضرین میں سے غریب ترین شخص سے بھی ملاقات کریں گے۔ چنانچہ حضور نے سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ اور حاضرین میں سے عاجز ترین اور بے حد غریب دوست مسٹر ثابت ڈار مولا کو نہ صرف شرف مصافحہ بخشا۔ بلکہ حضور نے ان سے معانقہ فرما کر انہیں عزت کے بلند ترین مقام پر بٹھایا۔ پھر ان کے ساتھ فوٹو بھی کھنچوایا۔ تمام حاضرین اس حقیر بظاہر حقیر انسان کو رشک سے دیکھ رہے تھے۔ ظفر اللہ الیاس صاحب نے جذبات سے مغلوب ہو کر اس ثابت صاحب کی خوش قسمتی کا ذکر کیا۔ اور کئی لوگوں نے ثابت ڈار مولا سے بغلگیر ہو کر انہیں مبارک باد دی۔

اس تقریب کا ایک حصہ درج ہونے سے رہ گیا۔ حضور کی تقریر سے پہلے الحاجہ فاطمہ علی اولوران ٹوبی ([illegible]) کی صاحبزادی مسز اولا اوکونوگا Mrs Ola Okunuga نے حضور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ اور کہا ہم حضور کا اور حضور کی بیگم صاحبہ کی تشریف آوری پر دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ آپ اس مبارک سفر کے بعد خیریت اور صحت کے ساتھ پاکستان واپس تشریف لے جائیں۔ رحیم و کریم اور حفیظ خدا آپ کی حفاظت فرمائے حضور کی تشریف آوری اس ملک کے لئے ایک یادگار واقعہ ہے۔ اور پاکستان اور نائیجیریا میں بسنے والے ان مخلصین کو جو زندگیاں وقف کر کے اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر رہے ہیں۔ بحیثیت ایک زندہ ثبوت کے پیش کرتا ہے۔ ہم اجیبو اوڈے کے احمدیوں کو بھی مبارک باد پیش کرتے ہیں کہ ہمارا آقا اور امام ہمارے درمیان تشریف فرما ہے۔

تقریب کے خاتمے پر حضور نے فرمایا کہ انشاء اللہ ہم ایبادان بھی جائیں گے۔ اس پر خوشی کے نعرے بلند ہوئے اور دو احمدی دوستوں نے جو ایبادان کی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں [illegible] ہو کر اچھلنا کودنا شروع کر دیا۔

محترمہ الحاجہ فاطمہ علی صاحبہ جنہوں نے مسجد کے لئے دس ہزار پاؤنڈ چندہ دیا ہے اور جس کا ذکر اوپر بھی آ چکا ہے۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو اس بزرگ اور معمر خاتون نے نہایت ادب سے گزارش کی۔ کہ

ا۔ حضور نے مسجد کا افتتاح فرما دیا ہے اب اس ملحقہ پلاٹ پر مدرسہ بھی بنوایا جائے۔

ب۔ پاکستان سے ایک مشنری کا تقرر [illegible] میں جو صوبے کا صدر مقام ہے فرمایا جائے۔ ج۔ نیز یہاں عربی پڑھانے کا انتظام فرمایا جائے۔

حضور نے فرمایا انشاء اللہ اس پر غور کیا جائے گا۔ لیکن شرط یہ ہوگی کہ کم از کم ایک ہزار پاؤنڈ آپ اس کے لئے چندہ دیں۔ نیز فرمایا کہ ہم یہ انتظام بھی کر رہے ہیں کہ عربی کے ہزار فقروں کا ایک کورس تیار کیا جائے۔ جو مختلف زبانوں میں ہو اور جسے پاس کرنے کے بعد ضرورت کے مطابق عربی پر عبور حاصل ہو جائے۔

شام کو دعا کے بعد سات بجے لیگوس کے لئے واپس روانہ ہوئے۔ ہیتھرو [illegible] کی سرکردگی میں ان کے ساتھیوں نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی کار کے آگے آگے بطور [illegible] دستے کے اجیبو اوڈے سے لیگوس تک ہمراہی کا شرف حاصل کیا۔

حضور کی کار کو ڈرائیو کرنے کی سعادت محترم مالم وزیر عبدہ کو حاصل ہوئی۔ آپ کچھ عرصہ سے زیر تبلیغ تھے۔ حضور نے لیگوس روانہ ہوتے وقت ان کو موگرا کے عطر کی خوشبو لگا کر فرمایا تھا کہ اب احمدیت کے عطر سے معطر ہو جائیں گے۔

اب تک حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی تشریف آوری۔ پریس والوں سے خطاب Reception جو فیڈرل پیلس ہوٹل کے Independence ہال میں ہوئی اور جسٹس بکری کی دعوت ٹیلیویژن پر دکھائے جا چکے ہیں۔ سنڈے ٹائمز نے حضور کی تشریف آوری اور ایرپورٹ پر پریس انٹرویو کو Cover کیا ہے۔ اخبار کا تراشہ ارسال خدمت ہے۔

حضور پرنور ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ اللہ تعالےٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں اگرچہ گرمی اور حبس اور کوفت کی وجہ سے طبیعت پر اثر ہے۔ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا فرمائیں کہ وہ اپنے خاص فضل سے ہمارے پیارے آقا اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اور اپنے مغربی افریقہ کے روحانی فرزندوں کی دیدار کی پیاس کو ایک حد تک تسکین دے کر واپس پاکستان تشریف لائیں۔ — حضور سب کو محبت بھرا سلام کہتے ہیں۔ اور سب کے لئے دعا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ تمام بھائیوں اور بہنوں کو اور ان کی نسلوں کو اپنی رضا کے عطر سے ممسوح کرے۔ اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین

تعلیم القرآن کے متعلق موصیوں اور موصیات کا فرض

موصیات کی طرف سے خوشکن رپورٹیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تعلیم القرآن کی تحریک کے سلسلہ میں وصیت کرنے والے مردوں اور عورتوں کی یہ خاص ڈیوٹی مقرر کی ہے کہ ہر موصی کو ناظرہ قرآن کریم اور اس کا ترجمہ سیکھنا ضروری ہے۔ نیز حضور نے فرمایا ہے کہ پڑھے لکھے موصی مرد کم از کم دو ناخواندہ بھائیوں کو اور موصی عورت دو ناخواندہ بہنوں کو قرآن مجید پڑھائیں۔

صدر صاحبان موصیان کا فرض ہے کہ وہ اس بارے میں دفتر کو اطلاع دیتے رہیں۔ کہ ان کے ہاں موصی صاحبان یہ فریضہ ادا کر رہے ہیں۔

مقام مسرت ہے کہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے موصی بہنوں کے متعلق تعلیم القرآن کی مفصل رپورٹ آئی ہے جزاھن اللہ تعالیٰ۔ یہ رپورٹ مندرجہ ذیل مقامات کی موصی بہنوں کے بارے میں ہے۔

(۱) وزیر آباد (۲) مانگٹ اونچے (۳) حافظ آباد (۴) گوجرانوالہ (۵) پیر کوٹ ثانی (۶) کھاریاں (۷) چک ۴۳ (۸) ٹوبہ ٹیک سنگھ (۹) چک ۱۲۱ گوکھووال (۱۰) جھنگ صدر (۱۱) مردان (۱۲) پشاور (۱۳) کراچی (۱۴) بھیرہ (۱۵) سرگودھا (۱۶) خوشاب (۱۷) چنیاں گانگ (۱۸) سانگلہ ہل (۱۹) جہلم (۲۰) ڈیرہ غازی خان (۲۱) راولپنڈی (۲۲) گوجر خان (۲۳) لاہور (۲۴) لودھراں (۲۵) ملتان (۲۶) کوٹ ادو (۲۷) بھکر (۲۸) ڈسکہ (۲۹) سانگھڑ (۳۰) فیکٹری ایریا ربوہ (۳۱) (۳۲) دارالرحمت وسطی نمبر ۱ (۳۳) دارالرحمت غربی الف ربوہ (۳۴) دارالصدر غربی ربوہ (۳۴) دارالبرکات ربوہ۔

ان لجنات کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ تمام موصی بہنوں اور بھائیوں کو توفیق بخشے کہ وہ حضرت امام ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں پوری طرح کامیاب ہوں آمین

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

شکریہ احباب

یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ اور دیگر بزرگان سلسلہ کی عاجزانہ دعاؤں کو قبولیت کا شرف بخشا اور معجزانہ رنگ میں میرا بچھڑا ہوا بیٹا عزیزم عطاء الرحمٰن درد جو بیس سال کی طویل مدت کے بعد مجھے مل گیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اور دیگر ان تمام بزرگوں بھائیوں اور عزیزوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں جو کہ اس عرصہ میں دعائیں فرماتے رہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ تمام بھائی بہنیں آئندہ بھی مجھے اور میرے بچوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(عاجزہ اہلیہ حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد)

لازمی چندہ جات کی وصول شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوا دی جائیں (ناظر بیت المال آمد)

بین الاقوامی تراجم کی نئی فہرست

۶۶ ملکوں میں ۳۶۸۰۹ ترجمے ہوئے

اقوام متحدہ کے تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی ادارے (یونیسکو) نے ترجموں کی بین الاقوامی فہرست (انڈکس ٹرانسلیشنم) کا نیا ایڈیشن شائع کر دیا ہے۔ اس کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۹۶۸ء کے دوران میں روس ایک بار پھر وہ ملک تھا جہاں ترجموں کی تعداد سب سے زیادہ رہی اور اسی ملک کے ایک مصنف "لینن" کی کتابوں کے سب سے زیادہ ترجمے ہوئے۔

اس سال کے دوران میں چھتیس ہزار آٹھ سو نو کتابوں کے ترجمے چھیاسٹھ ملکوں میں شائع کئے گئے۔ ان میں سے صرف روس نے تین ہزار چھ سو سات ترجمے کئے۔ ان میں ان کتابوں کے ترجمے شامل ہیں جو ابتداءً اس ملک میں شائع ہوئے۔ دوسرے نمبر پر جرمنی کا نام ہے جہاں ترجموں کی تعداد تین ہزار چھبیس رہی۔ اسپین کا نام دوبارہ تیسرے نمبر پر رہا۔ اس ملک میں دو ہزار پانچ سو اڑتیس کتابوں کے ترجمے کئے گئے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے چوتھا نمبر حاصل کیا۔ اس کے ہاں ترجموں کی تعداد دو ہزار ایک سو بیاسی تھی۔ جاپان نے غیر زبانوں کی تازہ ترین تصانیف کو اپنی زبان میں منتقل کرنے کا نیا بسیط پروگرام بنایا اور اس طرح اسے فہرست میں آٹھویں کے بجائے پانچواں نمبر مل گیا۔ اسکے ہاں ترجموں کی تعداد دو ہزار ایک سو پینتالیس تھی۔

دو ہزار پینتیس ترجمے چھاپ کر فرانس ہالینڈ سے بازی لے گیا۔ مؤخر الذکر کے تراجم کی تعداد ایک ہزار نو سو بیالیس تھی۔ ۱۹۶۷ء میں اس کا نام فہرست میں فرانس سے پہلے درج کیا گیا تھا۔ چیکوسلوواکیہ نے ایک ہزار سات سو پچاس ترجمے شائع کر کے آٹھواں نمبر لیا۔ اٹلی نے اس بار کوئی ترقی نہیں کی۔ بلکہ اس کا درجہ چوتھے سے گر کر نویں پر آ گیا۔ اس کے ترجموں کی تعداد ایک ہزار چھ سو اٹھاسی تھی۔ اس کے بعد کی ترتیب یہ ہے:۔

سوئیڈن میں ایک ہزار چار سو اناسی ڈنمارک میں ایک ہزار چار سو انیس۔ یوگوسلاویہ میں ایک ہزار دو سو چورانوے۔ ہنگری میں ایک ہزار تینتالیس۔ بلجیم میں نو سو اکتیس۔ پولینڈ میں نو سو چوبیس۔ ناروے میں آٹھ سو اٹھاون۔ بھارت میں آٹھ سو چون۔ (اس نے ۱۹۶۷ء میں ایک ہزار اکیاون ترجمے شائع کئے تھے)۔ رومانیہ میں آٹھ سو بارہ۔ فن لینڈ میں سات سو انچاس۔ ترکی میں سات سو پندرہ۔ سوئٹزرلینڈ میں چھ سو اکتیس۔ برطانیہ میں چھ سو اکتیس اور بلغاریہ میں پانچ سو اکسٹھ۔ ۱۹۶۷ء میں پرتگال نے نو سو اسی ترجمے شائع کئے تھے لیکن ۱۹۶۸ء میں اس کے ہاں تعداد کم ہو کر تین سو تراسی رہ گئی۔ اسرائیل کے ہاں بھی کمی ہوئی اس ملک میں ترجموں کی تعداد پانچ سو تینتیس سے گھٹ کر چار سو چھ رہ گئی۔ اسی طرح متحدہ عرب جمہوریہ میں چار سو پچپن سے کم ہو کر دو سو انیس ہو گئی۔

سوویت یونین، ریاستہائے متحدہ امریکہ، جاپان، جرمنی اور اسپین وہ ملک ہیں جہاں سب سے زیادہ سائنسی ترجمے شائع ہوئے۔

اناجیل سے قطع نظر جس کے ترجموں کی تعداد ایک سو ستاسی تھی، جس کا مقابلہ کسی انسان کی لکھی ہوئی کتاب سے نہیں ہو سکتا، سب سے زیادہ ترجمے جس مصنف کے ہوئے وہ لینن ہیں۔ فہرست کے مطابق ان کی کتابوں کے سوا دو سو ترجمے کئے گئے ان میں سے ایک سو اکتیس ترجمے خود سوویت یونین میں ہوئے۔ ان کے بعد چند اور نام قابلِ ذکر ہیں۔ مثلاً شیکسپیئر کے ایک سو پینتیس سائمنن کے ایک سو چونتیس اور ژولی ورن کے ایک سو تینتیس ترجمے کئے گئے ۱۹۶۸ء میں میکسم گورکی کی صد سالہ جوبلی منائی گئی تھی۔ شائد اسی لئے ان کی کتابوں کے ترجمے بے تحاشہ ہوئے۔ ان میں ایک سو تیئیس ترجموں کی وجہ سے ان کا نام فہرست میں بتیس نمبر کی بجائے چھٹے نمبر پر آ گیا۔ برطانیہ میں بچوں کے مشہور مصنف اے ندبلائیٹن ہیں۔ ۱۹۶۷ء میں ان کے ترجموں کی تعداد شیکسپیئر کے ترجموں سے زیادہ تھی لیکن ۱۹۶۸ء میں گھٹ کر ایک سو سترہ ہو گئی۔

فہرست کتب میں جن مصنفوں کے نام بار بار درج ہوئے ہیں دنیائے ادب میں خاص مقام رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر طولسطوئی کے ایک سو بارہ، دوستوئیفسکی کے ایک سو ایک، چارلس ڈکنس کے ستر، ڈی موپساں کے چھیالیس، مارک ٹوین کے تینتالیس، گوئٹے کے اکتالیس اور اسٹنڈہال کے اڑتیس ترجمے ہوئے۔ الف لیلہ ولیلہ ترجمہ سینتیس بار ہوا۔ اسی تعداد میں ہولڈر کے بھی ترجمے ہوئے۔ سمیرو کے تراجم کی تعداد چھتیس رہی جو افلاطون اور ارسطو کے ترجموں سے یقیناً کم ہے جن کی تعداد علی الترتیب اکتالیس اور انتالیس ہے۔

جن وپری کی کہانیوں کا درجہ پہلے کی طرح بلند رہا۔ مثلاً گرم برادران کی کتابوں کے ستر اور ہانس اینڈرسن کے چھپن ترجمے ہوئے۔ یہی حال مہماتی کہانیوں کا رہا۔ چنانچہ ڈوما کے ترجموں کی تعداد تریسٹھ، جیک لنڈن کی انچاس اور آرتھر اسٹیونسن کی اڑتیس تھی۔

سائمنن کے بعد جس جدید مصنف کے ترجمے بار بار ہوتے رہے، اس کا نام اگاتھا کرسٹی ہے۔ ان کے ترجموں کی تعداد ۱۹۶۷ء کے مقابلے میں بقدر دس کم ہو کر ستتر رہ گئی اور اس طرح یہ بھی ظاہر ہوا کہ جاسوسی قسم کی کہانیوں کی مانگ میں کس قدر اتار چڑھاؤ ہے۔ ارل اسٹینلے گارڈنر کے انچاس ترجمے ہوئے جب کہ ۱۹۶۷ء میں ان کے ترجموں کی تعداد اکہتر تھی۔ اسی طرح فرانسیسی مصنف زین بروس کے ترجمے ساٹھ کے مقابلے میں تینتیس اور ایان فلیمنگ کے اڑسٹھ کے مقابلے میں اکتیس ہوئے۔ ان کے برعکس جیمز ہیڈلے چیز کے ترجموں کی تعداد چوالیس کے مقابلے میں بڑھ کر اٹھاون ہو گئی۔

اگرچہ پرل بک کے انہتر ترجموں کی برابری ہیمنگ وے کو نصیب نہ ہو سکی، تاہم خالص ادبی میدان میں ان کے ترجموں کی تعداد چوالیس کے مقابلے میں بڑھ کر اٹھاون ہو گئی۔

اگرچہ پرل بک کے انہتر ترجموں کی تعداد سب سے زیادہ کہی جا سکتی ہے اور ان کے چونسٹھ ترجمے پھر بھی اسٹین بک کے اڑتالیس، گراہم گرین کے چھیالیس، ژین پال سارتر کے تینتالیس، آندرے موروئے کے اڑتیس، فوکنر کے پینتیس اور میگوئل اینگل آستوریا کے چونتیس ترجموں کے مقابلے میں زیادہ ہی رہے۔

سیاسی مصنفین کی صف میں مارکس کے ایک سو بارہ اور اینگلز کے چورانوے ترجمے ہوئے۔ ماؤزے تنگ کی کتابوں کے سینتیس ترجمے درج کئے گئے۔ (۱۹۶۷ء میں ان کی تعداد ستاون تھی) ان کے برعکس گوئیوارا کے ترجموں کی تعداد چالیس ہو گئی۔ ہربرٹ مارکیوس کا نمبر سات سے بڑھ کر بیس ہو گیا۔ ریگس ڈیبرے کے ترجموں کا اندراج پندرہ ہو گیا۔ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ ایڈولف ہٹلر کی کتاب "مائن کامف" کے چار ترجمے ہوئے۔

پاپائے روم پال کے درسی خطبات کے مختلف زبانوں میں اکتالیس ترجمے کئے گئے۔ اس طرح ان کا نام ان پچاس مصنفین کی فہرست میں شامل کیا گیا جن کی تحریروں کے سب سے زیادہ ترجمے ہوئے ہیں۔

فہرست تراجم اپنے سلسلے کی اکیسویں جلد ہے۔ یونیسکو نے اسے پیرس سے چھاپا ہے۔ پاکستانی روپے میں اس کی قیمت تقریباً ایک سو ستر روپے ہے۔

(خبرنامہ اقوام متحدہ ۱۶ اپریل ۱۹۷۰ء)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے

کہ وہ اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے

گھر بیٹھے دنیا کی سیر

احمدی مجاہدین اکنافِ عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں۔ آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دنیا کی سیر کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

قربانی کی اہمیت

صحابہ کرام رضؓ کا سا نمونہ اختیار کرو

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"نص صریح ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کروگے۔ اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے۔ تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ کرام رضؓ محنت میں اس درجہ تک پہنچ گئے۔ جو ان کو حاصل ہوا۔"

"ہمارے زمانہ کو خدا اور اس کے رسولوں نے آخری زمانہ قرار دیا ہے۔ اس لئے ہماری قربانیاں بھی آخری (انتہائی) ہونی چاہئیں۔"

پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے لئے اپنی قربانیوں کے معیار کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں۔ تاکہ جو کامیابیوں کے وعدے اللہ تعالےٰ نے فرمائے ہیں۔ وہ ہماری زندگیوں میں ہی پورے ہوں۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

سترہ آیات کے سلسلہ میں مساعی جاری رکھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے احمدی بچوں کو تاکیدی ہدایت فرمائی ہے۔ کہ وہ سب کے سب سورۂ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کو زبانی یاد کرلیں۔ بہت سے بچوں نے آیات یاد کرلی ہیں۔ لیکن ابھی کافی تعداد ایسی ہے جنہوں نے یہ آیات یاد نہیں کیں۔ قائدین مجالس کو چاہیئے۔ کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی مساعی جاری رکھیں۔ اور ساتھ کے ساتھ ان اطفال کی اطلاع مرکز میں بھجواتے رہیں۔ جو اب یہ آیات یاد کر رہے ہیں۔ تاکہ ان کو بھی سندات خوشنودی روانہ کی جاسکیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شکریہ احباب

میرے چھوٹے بھائی عزیزم ناصر احمد صاحب کی وفات پر بہت سے بزرگوں، دوستوں، عزیزوں اور رشتہ داروں نے زبانی اور خطوط کے ذریعہ ہمارے ساتھ اظہار افسوس اور ہمدردی کرکے ہمارے غم کو ہلکا کیا ہے۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ خود غریب خانہ پر تشریف لائیں۔ اسی طرح بعض دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اظہار ہمدردی کیا۔ احباب جماعت لائل پور نے ہمارے غم میں شریک ہوئے۔ اور نماز جنازہ میں شامل ہوئے۔ اور بعض لائل پور سے جنازہ کے ساتھ ربوہ تشریف لائے۔

خاکسار اپنے والد صاحب اور اپنی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ محمد رفیع ناصر (ناصر دواخانہ) ربوہ

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے صدقہ

۱۔ جماعت احمدیہ حلقہ محمد نگر بیدیاں روڈ لاہور نے بتاریخ ۱۵/۴ ایک بکرا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کا صدقہ کرکے غرباء میں گوشت تقسیم کردیا۔ اللہ تعالےٰ قبول فرماوے۔ اور حضور کا یہ سفر اسلام اور جماعت کے لئے ہر طرح بابرکت ہو۔ آمین ملک فضل کریم صدر حلقہ محمد نگر لاہور

۲۔ جماعت ہذا نے مورخہ ۱۸/۴ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی جانب سے صدقہ کے طور پر دو عدد دیگ پکوا کر غرباء دیہاتی میں تقسیم کردی ہے۔ محمد خلیل الرحمٰن سیکرٹری مال گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا

۳۔ جماعت احمدیہ پبی ضلع پشاور نے ۱۵/۴ کو حضور پرنور ایدہ اللہ تعالےٰ کی بخیریت واپسی اور سفر کی کامیابی کے لئے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کرکے گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ اللہ قبول فرمائے

حکیم فضل محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پبی ضلع پشاور

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے زیر انتظام

تیسری فضل عمر چیری ٹیبل ڈسپنسری کا قیام

مورخہ ۱۵ مارچ بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے "اپنی مدد آپ" کے تحت لیاقت آباد کراچی میں تیسری فضل عمر چیری ٹیبل ڈسپنسری کا اجرا کیا ہے۔ جس کا افتتاح جماعت احمدیہ کراچی کے ممتاز رکن محترم جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف کامٹی نے دعا کے ساتھ فرمایا۔ افتتاحی تقریر میں محترم ڈاکٹر صاحب نے جامع مگر مختصر الفاظ میں خدمت خلق کے بارے میں مفید اور قیمتی نصائح فرمائیں۔ بعدہ نعیم احمد خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے مہمان خصوصی اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ احباب سے دعا کی درخواست کی۔ کہ اللہ تعالےٰ مجلس کو اس طرح کے مزید مواقع پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے۔ اس کے بعد محترم ڈاکٹر صاحب نے اجتماعی دعا کے ساتھ ڈسپنسری کا افتتاح فرمایا۔

ڈسپنسری کے قیام کے سلسلہ میں جملہ امور قائد صاحب کی نگرانی میں انجام پذیر ہوئے۔ اور مکرم چوہدری عبدالسمیع صاحب ناظم خدمت خلق نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ ڈسپنسری میں کل ۷ افراد پر مشتمل عملہ نے اپنا کام شروع کردیا ہے۔ جس میں دیگر سٹاف کے علاوہ ایک ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹر بھی شامل ہے۔ خدا کے فضل سے یہ ڈسپنسری اپنے علاقہ میں کافی مقبول ہوچکی ہے۔

عبدالرشید سماٹری معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

ناظمین اطفال الاحمدیہ اور قائدین خدام الاحمدیہ توجہ فرماویں

ابھی تک بہت کم مجالس اطفال نے سال ۱۹۷۰ء کے بجٹ مرکز کو بھجوائے ہیں۔ قائدین مجالس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اطفال کے بجٹ مرکز میں بھجوانا بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ خدام کے۔ تمام قائدین اور ناظمین اطفال سے التماس ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی مجالس کا جائزہ لیں۔ اور اگر بجٹ مرکز کو نہیں بھجوائے تو فوری طور پر اس کام کو مکمل کرکے بجٹ مرکز کو ارسال فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے برادر نسبتی مکرم ہارون الرشید صاحب کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ بزرگان دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ رشید احمد سرور کمرشل سلسلہ ضلع ڈیرہ غازیخان

۲۔ ہمارے ایک احمدی طالب علم اور میرے دوست سید لیاقت منصور صاحب سٹوڈنٹ ایم بی بی ایس کو چند دنوں سے ہلکا ہلکا بخار ہوجاتا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ عامر منصور سٹوڈنٹ میمن سنگھ یونیورسٹی

۳۔ عاجز ایک عشرہ سے جہلم میں بیمار ہے۔ گو بخار ٹوٹ چکا ہے۔ مگر کمزوری بہت ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ صحت اور طاقت بخشے قمر علوی سائیکل سیاح از احمدیہ مسجد جہلم

۴۔ خاکسار کو سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے سینہ میں سخت ضرب آئی ہے۔ ساتھ بخار بھی ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ مشتاق احمد اہل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

۵۔ میں اپریل کی ۱۶ تاریخ سے پری یونیورسٹی کے امتحان میں شامل ہو رہا ہوں۔ اعلےٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ سید احمد احمدی آبوہ ضلع شاہ آباد بہار انڈیا۔

۶۔ میرے بھائی جان ڈاکٹر ہدایت احمد خان صاحب میڈیکل آفیسر کینیڈین کمپنی کراچی ابن آغا محمد عبداللہ خان صاحب آف نواب شاہ سندھ حضور کے استقبال کے لئے ایرپورٹ پر جارہے تھے کہ راستہ میں ایکسیڈنٹ ہوگیا۔ ٹانگ کی ہڈی دو جگہ سے ٹوٹ گئی ہے جناح ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

(ڈاکٹر فرحت ناہید گنگارام ہسپتال لاہور)

ربوہ کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ ہمارے ایجنٹ ملک جی برادرز گولبازار ربوہ سے خریدیں۔

(منیجر الفضل ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کوئی اعتراض ہو تو وہ بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۹۶۷

میں چوہدری عبدالباسط ولد چوہدری فضل الٰہی صاحب مرحوم قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۳/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) زرعی اراضی کھاریاں ۲½ بیگھے مالیتی -/۲۵۰

(۲) زرعی اراضی بشیر آباد اسٹیٹ لال چھتہ ساڑھے چھ ایکڑ مالیتی -/۸۲۵۰ روپے۔

(۳) دو عدد دکان کھاریاں مالیتی -/۵۰۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: فضل احمد گوجرے کی ضلع گجرات

گواہ شد: محمد اکبر سقراط گوجرے کی ضلع گجرات

گواہ شد: خوشی محمد ولد فضل دین گوجرے کی ضلع گجرات

مسل نمبر ۱۹۹۷۲

میں بصراں بیگم بیوہ مکرم صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مرحوم قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹوپی ضلع مردان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر وصول شدہ ۱۲۰۰ روپے

(۲) نقد ۴۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ: بصراں بیگم معرفت گل محمد۔ کلاتھ مرچنٹ ٹوپی۔ ضلع مردان۔

گواہ شد: عبدالجبار پوسٹ ماسٹر جماعت احمدیہ ٹوپی ضلع مردان

گواہ شد: صاحبزادہ عبدالسلام۔ ٹوپی ضلع مردان۔

مسل نمبر ۱۹۹۷۳

میں محمد علی ولد مکرم شریف اللہ صاحب قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال بیعت ۱۹۶۵/۷/۵ ساکن بازید خیل ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ ایک عدد مکان مالیتی -/۵۰۰۰ روپے

۲۔ سکنی زمین ۲۹ مرلے غیر آباد مالیتی -/۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۸۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد محمد علی ولد شریف اللہ بازید خیل ضلع پشاور

گواہ شد: منظور احمد صدر جماعت احمدیہ بازید خیل ضلع پشاور

گواہ شد: محمد الطاف خان نائب امیر مکان نمبر ۵۱۲۵ محلہ گل بادشاہ جی۔ پشاور شہر

مسل نمبر ۱۹۹۷۴

میں مقبول احمد ولد مکرم احمد الدین صاحب قوم ساہی جٹ پیشہ زمینداری عمر ۳۲ سال بیعت مارچ ۱۹۶۷ء ساکن پنوں عاقل ضلع سکھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

ایک مکان رہائشی ۱۰ ایکڑ زمین سفید اور ۶½ ایکڑ زرعی اراضی مالیتی ۱۰۰۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: مقبول احمد ساکن پنوں عاقل ضلع سکھر

گواہ شد: قریشی عبدالرحمٰن ولد غلام محمد الدین بنگلہ ۲۵۔ منزل گاہ۔ سکھر۔

گواہ شد: چوہدری محمد علی ولد چوہدری نواب دین دیہہ جانب آباد۔ ضلع سکھر۔

حصہ آمد کے موصی احباب سے گزارش

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ حصہ آمد کے موصی حضرات کو چاہیئے کہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۰ء تک سال رواں کی آمد کا حصہ وصیت پورا کر کے خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جائیں۔

اسیطرح حصہ آمد کے جن احباب کے ذمہ سالہائے گزشتہ کے بقائے ہیں اور انہوں نے ان بقایوں کو بالاقساط ادا کرنے کی مہلت لے کر پھر بھی بے قاعدگی اور غفلت کی ہے ان کا بھی فرض ہے کہ سال رواں کا پورا حصہ آمد ادا کرنے کے ساتھ حسب وعدہ بقایوں کی واجب اقساط کو ۳۰/۴ تک ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ وصیت کا بقایا کسی صورت میں بھی قابل معافی نہیں ہے وصیت منسوخ ہو سکتی ہے لیکن ان کا بقایا معاف نہیں ہو سکتا اس لئے حصہ آمد کے بقایا دار اور موصی احباب کو اپنے بقایوں کو صاف کرنے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے بے شک یہ ایک معاہدہ ہے لیکن نیت اور ارادہ کر لیا جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے وعدوں کو جو اسی کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کئے جائیں کامیابی کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

شربت خانہ ساز نزلہ، زکام، انفلوئنزا، بلغمی کھانسی نیز امراض سینہ میں چھوٹے بڑے کیلئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں مجرب ہے قیمت فی شیشی سوا روپیہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ انبیاء پر ہر پہلو سے فضیلت عطا کی گئی ہے

حضرت موسیٰؑ کا تو صرف ہاتھ سفید دکھائی دیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نورِ مجسم قرار دیا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جملہ انبیاء پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"دوسرا نشان جو فرعون کے دربار میں دکھایا گیا وہ یہ تھا کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کا ہاتھ انہیں بالکل نورانی اور سفید دکھائی دیا۔ یہ نشان بھی بے شک بہت بڑا ہے جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کے تقدس اور ان کی اعلےٰ شان کو ظاہر کرتا ہے اور ان برکات پر روشنی ڈالتا ہے جن کا ان کے ہاتھ پر ظہور مقدر تھا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس پہلو میں بھی ایک نمایاں فضیلت عطا فرمائی۔ چنانچہ موسیٰؑ کا تو صرف ہاتھ سفید دکھائی دیا مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے سرتاپا ایک نورِ مجسم قرار دیا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے بنی نوع انسان کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا کہ یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ۝ (نساء آیت ۱۷۵) یعنی اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک کھلی دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایک نہایت روشن نور نازل کیا ہے۔ اسی طرح فرمایا کہ

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ (مائدہ آیت ۱۶)

تمہارے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک نور اور روشن کتاب آچکی ہے پس موسےٰ کے تو صرف ایک ہاتھ سے نورانی شعاعیں نکلتی دکھائی دی تھیں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے سرتاپا نور کا ایک پیکر بنایا۔ اور یہ فرق اس لئے تھا کہ موسےٰ نے صرف بنی اسرائیل کی اصلاح کا کام سرانجام دینا تھا۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے تمام دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا تھا۔ اس لئے موسےٰ کا تو صرف ایک ہاتھ نور کی شکل میں دکھائی دیا مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ نے سر سے پیر تک نور ہی نور قرار دے دیا پھر موسےٰ کا ہاتھ بے شک نورانی دکھائی دیا مگر بہرحال وہ موسےٰ کا ہی ہاتھ تھا مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو خدا تعالےٰ نے اپنا ہاتھ قرار دیا اور فرمایا کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ (فتح آیت ۱۱)

یعنی وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ تیری بیعت نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کرتے ہیں۔ اور ان کے ہاتھ پر تیرا ہاتھ نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہوتا ہے بظاہر انہیں وہ ہاتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ دکھائی دیتا ہے مگر حقیقتاً وہ اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اسی طرح غزوۂ بدر میں جب آپ نے کفار کی طرف کنکروں کی مٹھی پھینکی اور اس کے ساتھ ایک طوفانی باد اٹھا جس نے کفار کی آنکھوں کو اندھا کر دیا تو اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (انفال آیت ۱۸)

اے محمد رسول اللہ! جب تو نے کفار کی طرف کنکر پھینکے تھے تو تو نے نہیں بلکہ خود اللہ تعالےٰ نے پھینکے تھے۔ پس موسےٰ کا ہاتھ خواہ کسی قدر نورانی نظر آیا بہرحال وہ موسےٰ کا ہی ہاتھ تھا۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو خدا تعالےٰ نے اپنا ہاتھ قرار دے دیا۔

پھر اگر ہاتھ کی سفیدی سے یہ اشارہ سمجھا جائے کہ اللہ تعالےٰ ان کی قوم کو روحانی لحاظ سے بڑی پاکیزگی عطا فرمائے گا۔ اور وہ دین کے لئے بڑی قربانیاں کرنے والے ہوں گے۔ تو اس پہلو کے لحاظ سے بھی اللہ تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نمایاں فضیلت عطا فرمائی ہے"

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء صفحہ ۳۱۹)

ینصرک رجالٌ نوحی الیھم من السماء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"بعض صاحبوں نے پنجاب اور ہندوستان سے اکثر خوابیں متعلق زیارت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور نیز الہامات بھی اس عاجز کے بارہ میں لکھ کر بھیجی ہیں جن کا مضمون قریباً اور اکثر یہی ہوتا ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے یا بذریعہ الہام کے خدا تعالےٰ کی طرف سے معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ شخص یعنی یہ عاجز خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اس کو قبول کرو ... اول اول اس عاجز نے ان خوابوں کی طرف التفات نہیں کی مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ کثرت سے دنیا میں یہ سلسلہ شروع ہو گیا یہاں تک کہ بعض لوگ محض خوابوں ہی کے ذریعہ سے عناد اور کینہ ترک کر کے کامل مخلصین میں داخل ہو گئے اور اسی بنا پر اپنے مالوں سے امداد کرنے لگے۔

سو مجھے اس وقت یاد آیا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں ایک الہام درج ہے جس کو دس برس کا عرصہ گزر گیا۔ اور وہ یہ ہے ینصرک رجالٌ نوحی الیھم من السماء یعنی ایسے لوگ تیری مدد کریں گے جن پر ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے سو وہ وقت آگیا ہے" (نشان آسمانی صفحہ ۳۹-۴۰)

اللہ تعالےٰ کے دین کی خاطر اموال کو قربان کرنے کی توفیق اللہ تعالےٰ ہی سے ملتی ہے لازمی چندہ جات (حصہ آمد۔ چندہ وصیت بشرح چندہ عام۔ چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ) میں بشاشت قلب کے ساتھ حصہ لیجئے اور اپنے جملہ بقایا جات فوری طور پر ادا کر دیجئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر بیت المال آمد)

موصی احباب سے ضروری اپیل

جن بھائیوں اور بہنوں کو وصیت کرنے کی سعادت حاصل ہے ان کا فرض ہے کہ وہ باقی جملہ احباب کے لئے نیکی و تقویٰ کا بھی بہترین نمونہ قائم رکھیں۔ نیز مالی قربانی میں بھی مثال ثابت ہوں۔

ہمارا مالی سال ختم ہو رہا ہے موصی احباب کا فرض ہے کہ اپنا اپنا سارا چندہ جو واجب الادا ہے فی الفور ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

۳۰ اپریل کے بعد دفتر بہشتی مقبرہ سالانہ حساب کیا کرتا ہے چاہیئے کہ کسی موصی بھائی اور بہن کے ذمہ بقایا نہ ہو۔ اے خدا تو ایسا ہی کر آمین۔

بکوشید اے جوانان تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونقِ اندر روضۂ ملت شود پیدا

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اخبار احمدیہ اوّل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض پر روشنی ڈال کر احباب کو تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کی تلقین فرمائی اور احباب جماعت کو ان ایام میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر مغربی افریقہ کی کامیابی اور اس کے مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرنے کی پُرزور تحریک فرمائی۔